مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا — درسِ حدیث — علٰی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اَقدس پیرومرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

## توبہ و اِستغفار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ یعنی تمام بنی آدم بار بار غلطیاں کرنے والے ہیں مگر خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ اَلتَّوَّابُوْنَ [1] یعنی اُن غلطیاں کرنے والوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو بار بار توبہ بھی کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ انسان سے غلطی ہوتی رہتی ہے ایک دو بار ہی نہیں بلکہ بار بار غلطی ہوتی رہتی ہے اور غلطی کرتے بھی سب بنی آدم ہیں، یہ اور بات ہے کہ کوئی بڑی غلطی کرتا ہے تو کوئی چھوٹی غلطی، بعض تو کبائر کا اِرتکاب کرتے ہیں اور بعض صغائر کا اِرتکاب کرتے ہیں اور بعض سے خلافِ اَولیٰ کام کرنے کی غلطی ہوتی ہے۔

آپ یہ جانتے ہیں کہ خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ اَلتَّوَّابُوْنَ کے زمرہ میں ہم اُس وقت داخل ہوں گے جب ہم ہر وقت اپنی غلطیوں اور اپنی خطاؤں پر نظر رکھیں، اپنی نیکیوں اور اچھائیوں پر مغرور نہ ہوں، اگر ہم نے اپنے نفس کا احتساب نہ کیا اور اپنے عیب اور گناہوں پر نظر نہ رکھی تو ظاہر ہے کہ توبہ واستغفار ہم نہیں کریں گے گناہ تو کرتے رہیں گے تو گناہوں پر توبہ نہ کریں گے گویا گناہ اور خطائیں تو ہم سے ضرور

[1] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۴۱

صادر ہوں گی کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ مگر گناہوں پر نظر نہ رکھنے کے باعث توبہ کرنے والوں میں سے نہ بنیں گے اور خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ اَلتَّوَّابُوْنَ میں ہمارا شمار نہ ہوگا۔

تو چاہیے کہ ہر وقت اپنی خطاؤں اور کمزوریوں پر نظر رکھیں اور بار بار نادم ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں، اگر کسی کو اپنے آپ میں کوئی بھی غلطی اور خامی نظر نہ آئے تو یہ بھی ایک طرح کی خطا اور گناہ ہے اِس لیے اِس سے توبہ کرنی چاہیے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ایک اُمید افزاء روایت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا شیطان نے (حق تعالیٰ سے) کہا وَعِزَّتِکَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ یعنی اے پروردگار ! تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو اغوا کرتا رہوں گا بہکاتا اور بھٹکاتا رہوں گا جب تک اُن کی رُوحیں اُن کے جسموں میں رہیں گی یعنی جب تک وہ زندہ رہیں گے تب تک میں اُنہیں راہِ راست سے بھٹکاتا رہوں گا۔ تو حق تعالیٰ نے جواب میں اِرشاد فرمایا کہ وَعِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ وَ ارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ [1] یعنی مجھے اپنی عزت وجلال اور بلندئ مقام کی قسم میں بھی معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ توبہ کرتے رہیں گے، مطلب یہ ہوا کہ جب بھی میرے بندے سچے دل سے توبہ کریں گے میرے دربار سے اُنہیں معافی مل جائے گی، حتی کہ روایت میں آتا ہے کہ جب یہ دیکھ لو کہ کسی آدمی نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہے تو پھر اُس کو اُس گناہ کا طعنہ دینا جائز نہیں کیونکہ توبہ کے بعد قوی اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ نے معاف کر دیا ہوگا۔

حضرت اِبن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اُس وقت تک قبول کرتے رہتے ہیں جب تک اُس پر غرغرہ کی کیفیت نہ طاری ہو [2] مطلب یہ ہے کہ عالَمِ آخرت نظر آنے سے پہلے پہلے توبہ کرے، بعد میں توبہ قبول نہیں کیونکہ پھر ایمان بالغیب نہیں رہتا حالانکہ مقصود ایمان بالغیب ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۴۴ [2] ایضًا رقم الحدیث ۲۳۴۳

حضرت اِبن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا جو شخص اِستغفار کو اپنا معمول بنالے اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے ہر تنگی سے (نکلنے کا راستہ) بنا دیں گے اور ہر غم سے کشادگی پیدا ہو جائے گی اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچے گا جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہوگا۔ ۱

اصل میں بندہ اور خالق کے درمیان تعلقات گناہ سے خراب ہوتے ہیں اور توبہ و اِستغفار اِس تعلق کو اُستوار کرتے ہیں، توبہ سے دل گناہوں کی آلائش سے پاک ہو جاتا ہے حق تعالیٰ اور بندہ کے تعلقات قائم ہو جاتے ہیں تو حق تعالیٰ کی رحمت اُس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور پریشانیاں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے انسان ! جب تک تو مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمیدیں قائم رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا معاف کرتا رہوں گا جو بھی تیرے اندر گناہ ہوں اور مجھ کو کوئی پرواہ نہیں اور فرمایا اے اِبن آدم ! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کے برابر پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے اِستغفار کرے تو تجھے معاف کر دُوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں پھر فرمایا اے انسان ! اگر تو میرے پاس اِتنے گناہ لے کر آئے کہ جو ساری زمین کو بھر دیں البتہ میرے پاس شرک سے صاف ہو کر آئے تو میں اُتنی ہی مغفرت ساتھ لے کر ملوں گا ۲ گویا گناہوں کی کثرت میں بھی نا اُمید نہ ہونا چاہیے اگر گناہ زیادہ ہیں تو حق تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا دائرہ بھی تو بہت زیادہ وسیع ہے۔

حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے اِس اِرشاد ''وَلَا اُبَالِیْ'' یعنی مجھے کوئی پرواہ نہیں، کا مطلب یہ ہے کہ میں بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف کر سکتا ہوں مجھے کوئی روکنے والا نہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے (جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی استغفار کرتا رہے اللہ کے یہاں وہ توبہ کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ ۳

۱ مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۲۳۳۹ ۲ ایضًا رقم الحدیث ۲۳۳۶ ۳ ایضًا رقم الحدیث ۲۳۴۰

بات یہ ہے کہ آدمی گناہ سے توبہ کر لیتا ہے پھر گناہ سرزد ہو جاتا ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے پھر غلطی کر بیٹھتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اِسی طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے تو اب اِس آدمی کا شمار بار بار گناہ کرنے والوں میں ہوگا یا بار بار توبہ کرنے والے خوش نصیبوں میں، کن لوگوں کی فہرست میں اِس کا نام درج ہوگا تو آقائے نامدار ﷺ نے بتلایا کہ اِس کا شمار اُن لوگوں میں نہیں ہوگا جو گناہوں پر ڈٹے ہوئے ہوں بلکہ اُن میں ہوگا جو بار بار توبہ کرتے ہیں اور فرمایا چاہے وہ دن میں ستر مرتبہ بھی گناہ کر لے، یہ اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت ہے اور بہت بڑا اکرم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷؍جون ۱۹۶۸ء)

## علم کی فضیلت

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص جہنم سے آزاد جنتی لوگوں کو دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ علم حاصل کرنے والوں کو دیکھ لے، مجھے پیدا کرنے والے کی قسم جو متعلّم بھی کچھ بات سیکھنے کے واسطے عالم کے دروازے کے چکر لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں اور جنت میں اُس کے لیے ایک مکان تعمیر کیا جاتا ہے جب تک وہ دُنیا میں رہتا ہے زمین اُس کے واسطے اِستغفار کرتی ہے اور فرشتے اُس کے جہنم سے بری ہونے کی دُعا کرتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۴۰۰)